Durdana Saleem

باب 7

I- معلّم و متعلّم اسلامیات

اسلام ایک مخصوص نظام فکر و عمل کا نام ہے اور اسی کی بنیاد پر معاشرتی زندگی کی تعمیر بہتر طور پر کی جا سکتی ہے، یہ مقصد اسی وقت حاصل کیا جا سکتا ہے جب ہم اپنے طلبہ کو اسلامی تعلیمات سے پوری طرح روشناس کریں اور ان میں یہ قابلیت پیدا کریں کہ وہ اسلام کے نظام فکر کو اچھی طرح سمجھیں، اسلامی تعلیمات کی روح سے واقف ہوں اور اپنی زندگی کے ہر شعبے میں اس پر عمل پیرا ہوں تاکہ آئندہ ملک و ملت کی تعمیر کا بار گراں اپنے کندھوں پر اٹھا سکیں۔

طلبہ کی سیرت کی بہتر تعمیر اس وقت ممکن ہے جب ان کو تعلیم دینے والے افراد یعنی اساتذہ اپنے نصب العین اور مطمع نظر کا واضح تصور رکھتے ہوں۔ انھیں اپنی تہذیبی اور قومی خصوصیات سے پوری طرح واقفیت ہو اور وہ ان تمام اوصاف کے عملی نمونہ ہوں جو وہ اپنے طلبہ میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ملت اسلامیہ کو اس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے کیونکہ ہماری انفرادیت ہمارے رنگ و نسل، زبان وطن وغیرہ پر منحصر نہیں بلکہ اس کی بنیاد صرف اسلام ہے اس لیے ہمارے اساتذہ کی ذمہ داری دوسری اقوام کے اساتذہ کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے، ہمارے زندہ رہنے، ترقی کرنے اور اقوام عالم میں بلند مقام حاصل کرنے کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں

کہ ہمارے اساتذہ اسلامی طرز فکر اور اسلامی طرز عمل کے سانچے میں ڈھلے ہوں اور طلبہ پر اس کا گہرا نقش ثبت کریں تاکہ جب طلبہ تعلیم سے فارغ ہو کر عملی میدان میں قدم رکھیں تو ان کے سامنے ایک مثال اور نمونہ ہو اور وہ قوم و ملت کے لیے باعث فخر ہوں سکیں۔ ان کی تعلیم و تربیت میں جتنی اور جس قدر کمی یا کمزوری ہو گی اس کا اثر ہماری ملی زندگی پر گہرا پڑے گا۔ اگر وہ تعلیم و تربیت سے یکسر عاری ہوں تو یہ قوم کے لیے ایک عظیم المیہ کے مترادف ہو گا۔

1.1 معلم اسلامیات کے اوصاف

ان حقائق کے پیش نظر ہمارے اساتذہ اور خاص طور پر اسلامیات کے اساتذہ کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے اور ان میں ان اوصاف کا ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے جو اس مقصد کے حصول کی راہ میں ممد و معاون ثابت ہو سکیں۔ معلم اسلامیات میں جن اوصاف کا ہونا ضروری ہے ان میں سے چند یہ ہیں۔

(الف) تعلیمی قابلیت، (ب) ذاتی اوصاف، (ج) تربیتی پس منظر

1.1.1 تعلیمی قابلیت

معلم جب تک خود مناسب طور پر تعلیم یافتہ نہ ہو اور معقول تعلیمی قابلیت نہ رکھتا ہو وہ طلبہ کے لیے مفید ثابت نہیں ہو سکتا اس لیے معلم اسلامیات کے ضروری اوصاف میں ایک اہم وصف تعلیمی قابلیت ہے۔ معلم اسلامیات کی تعلیمی قابلیت میں مندرجہ ذیل چیزوں کا شامل ہونا ضروری ہے۔

(ا) عربی زبان سے واقفیت

معلم اسلامیات کے لیے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ وہ عربی زبان جانتا ہو کیونکہ اسلام کا ماخذ اصلی یعنی قرآن مجید اسی زبان میں ہے اور قرآن کو جب تک اس کی اپنی زبان (عربی) میں پڑھا اور سمجھا نہ جائے، اس کی تعلیمات کو بہتر طور پر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔

عربی زبان سے واقفیت میں یہ بات بھی شامل ہونی چاہیے کہ اساتذہ قرآنی

آیات صاف، خوش خط اور واضح طور پر لکھ سکیں۔ اسلامیات ایک تدریسی مضمون کی حیثیت سے ابھی حال ہی میں شامل نصاب کیا گیا ہے جو لوگ تدریس اسلامیات کا مضمون لینا چاہیں ان کے لیے قرآن مجید پڑھنے کے ساتھ عربی زبان کا جاننا اور خوش خط عربی لکھنا بھی ضروری قرار دینا چاہیے تاکہ وہ اسلامیات کی تدریس بہتر طور پر کر سکیں۔

(2) مضمون اسلامیات پر عبور ہو

استاد جب تک اپنے مضمون میں ماہر نہ ہو گا وہ طالب علموں کی صحیح طور پر رہنمائی نہیں کر سکے گا اس لیے معلم کے لیے ضروری ہے کہ اسے اپنے مضمون پر مکمل عبور حاصل ہو۔

(3) قرآن و سیرت کا مطالعہ

اسلامیات کے معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن مجید اور اس کی معیاری تفسیروں کا مطالعہ کرتا ہو۔ اسلامیات کے نصاب میں قرآنی آیات اور قرآنی تعلیمات کے جو حصے شامل ہوں ان کے بارے میں مفصل و مکمل معلومات رکھتا ہو اور ان کے صحیح منشا اور صحیح مفہوم سے واقف ہو نیز قرآنی آیات کا ترجمہ اور اس کی مناسب تشریح و توضیح کر سکے۔

احکام قرآنی کی تشریح سیرت رسولؐ کے مطالعے سے کی جا سکتی ہے اس لیے اسلامیات کے معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ سیرت رسولؐ کا باقاعدہ مطالعہ کرتا ہو۔ حضورؐ کی زندگی کا معمولی سے معمولی اور اہم سے اہم واقعہ تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے جس سے ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں ہدایت و رہنمائی ملتی ہے۔ یہ ایک ایسا عملی نمونہ ہے جو معلم اسلامیات کے لیے بیش بہا خزانے کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اس سے اپنے سبق کو بہت کامیاب بنا سکتا اور طلبہ کی سیرت و کردار کو بہتر بنانے کا فرض بڑی عمدگی و خوش اسلوبی سے انجام دے سکتا ہے۔ قرآن و سیرت کے گہرے مطالعے اور اس کی روح سے واقفیت کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ صحابہ کرام اور بزرگان دین کے حالات زندگی کا بھی مطالعہ کیاجائے۔ صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین کے حالات زندگی

کے مطالعے سے ایمان میں پختگی، ثابت قدمی، اولوالعزمی اور عشق رسولؐ کا درس ملتا ہے۔ معلم اسلامیات کو چاہیے کہ وہ اپنے طلبہ میں ایسا جذبہ پیدا کرے اور انھیں اسلام کا شیدائی اور رسولؐ کا فدائی بنائے۔

(4) اسلام کا باقاعدہ مطالعہ

معلم اسلامیات کو حق کا جویا اور علم کا متلاشی ہونا چاہیے۔ حصول علم ہر مسلمان پر فرض ہے اس لیے اسلام میں علم کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اسلامیات کے معلم کو ایک طرف تو ان علوم سے ضرور واقف ہونا چاہیے جو دنیاوی علوم کہلاتے ہیں تو دوسری طرف اسلام اور اسلامی تعلیمات کا باقاعدہ مطالعہ کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ذہن کو ہر طرح کے غیر اسلامی خیالات اور باطل اوہام سے پاک رکھے۔ اسلامی تعلیمات پر غور کرنے اور اس کی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کرے ایسا کرنے سے ہی اس کی دینی بصیرت میں اضافہ ہو سکتا ہے اور وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ طلبہ کو بہتر طور پر اسلامی تعلیم دے سکے اور ان میں سچا دینی جذبہ پیدا کر سکے۔

1.1.2- ذاتی اوصاف

اسلام میں عمل کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں ہر جگہ ایمان کے ساتھ عمل صالح پر زور دیا گیا ہے، علاوہ ازیں حضرت محمدؐ نے مسلمانوں کو جن باتوں کی تعلیم دی، پہلے خود ان پر عمل کر کے دکھایا بلکہ آپؐ نے لوگوں کو جس قدر عمل کا حکم دیا خود اس سے زیادہ کر کے دکھایااور یہ ثابت کر دیا کہ جو کچھ کہا جائے پہلے اس پر خود عمل کیا جائے اس طرح عمل کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ معلم اسلامیات کو اسلام کا گہرا اور عمیق مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ اس پر عمل کی اہمیت واضح ہو جائے۔

طلبہ اپنی زندگی کا اہم حصہ مدارس میں گزارتے ہیں۔ اس زمانے میں ان کے سامنے جو عملی نمونہ پیش کیا جائے گا اور جس طور پر ان کی سیرت کی تعمیر کی جائے گی اس کا اثر ان کی پوری زندگی پر پڑے گا۔ ایسی صورت میں معلم اسلامیات کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے وہ اپنے طرز عمل سے طلبہ کے دلوں اور ذہنوں پر جو نقش

ثبت کرے گا وہ پائیدار ہو گا اس کی اہمیت نصاب اور نصابی کتاب سے زیادہ ہے۔

(1) درست عقیدہ

اسلامیات کے معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہو، اس کا عقیدہ درست ہو، فاسد العقیدہ نہ ہو، اسلام پر پورا پورا یقین رکھتا ہو، اسلامی عقائد میں لایعنی باتوں کی آمیزش نہ کرتا ہو، اسلامی احکام کی بے جا تاویل سے الگ ہو اور غلط خیالات اور باطل عقائد سے لاتعلق ہو۔ معلم اسلامیات کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ طلبہ میں درست عقیدے کا احساس پیدا کرے اور ان میں نیک و بد میں تمیز کرنے کی اہلیت پیدا کرے۔

(2) وسیع القلب اور وسیع النظر

معلم اسلامیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ وسیع القلب اور وسیع النظر ہو۔ دوسروں سے تنگ نظری و تعصب پر برتاؤ نہ کرتا ہو۔ وہ طلبہ میں بھی یہ احساس پیدا کرے کہ اسلام ہی ذریعہ نجات ہے۔ اسلام ہی تمام مسلمانوں کے اتحاد کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور اسلام ہی کی وجہ سے ہماری عزت اور ہمارا وقار ہے۔

(3) بہتر سیرت و کردار

معلم اسلامیات کو اسلام کا عملی نمونہ ہونا چاہیے۔ اس کی سیرت پاکیزہ ہو۔ اس کا کردار صاف ستھرا ہو، حق و صداقت کا شیدائی ہو۔ دغا، فریب، کاہلی اور کام چوری سے دور ہو، فرض شناس اور محنتی ہو۔ وہ صاف ستھری زندگی گزارتا ہو، رفتار گفتار اور دوسرے تمام امور میں اسلامی احکام کا پابند ہو تاکہ لوگوں میں خاص طور پر طلبہ میں اس کا احترام ہو۔ بے جا بحث و مباحثے سے گریز کرتا ہو۔ بات کرنے کا انداز بہتر، موثر اور دل نشین ہو تاکہ طلبہ پر اس کی بات کا اثر ہو اور وہ اس کے ہر حکم کی دل سے اطاعت کریں۔

(4) دینی بصیرت

معلم اسلامیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین کا مکمل فہم رکھتا ہو، اسے دینی احکام پر غور و فکر کی عادت ہو تاکہ وہ اپنی بات اور اپنے درس کو بہتر انداز میں پیش کر سکے اور معاملات کی تہہ تک پہنچ سکے اس کے ساتھ ہی اس میں ایسی دینی بصیرت ہونی چاہیے کہ موجودہ زمانے میں طلبہ کے ذہنوں میں اٹھنے والے نئے نئے خیالات کا دین اسلام کی روشنی میں صحیح اور عمدہ جواب دے سکے اور ان کو مطمئن کر سکے۔

(5) احکام شرعی کی پابندی

معلم اسلامیات کا سب سے اہم وصف احکام شرعی کی پابندی ہے۔ اگر معلم ان اصولوں اور ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو جس کا وہ درس دے رہا ہے تو طلبہ پر اس کا بڑا خوش گوارا اثر پڑتا ہے۔ معلم اپنی زبان سے خواہ طلبہ کو کچھ نہ کہے اس کا عمل طلبہ کو اس کی پیروی کی طرف مائل کر دے گا کیوں کہ بچے فطری طور پر نقال ہوتے ہیں، وہ جو کچھ بڑوں کو کرتے ہوئے دیکھتے ہیں ویسا ہی خود بھی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(6) ہمدردی

اپنے طرز عمل سے احکام شرعی کی پابندی کی مثال پیش کرنے کے ساتھ ہی معلم اسلامیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ حکمت و دانائی کے ساتھ ساتھ مشفق اور ہمدرد بھی ہو اور مشفقانہ و ہمدردانہ انداز میں طلبہ کو عمل کی تلقین کرتا رہے اور انھیں اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ احکام شرعی، خاص طور پر نماز، کی پابندی کریں۔

(7) قول و فعل میں مطابقت

معلم اسلامیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ عالم با عمل ہو، جو کچھ کہے اس پر عمل بھی کرے، اس طرح اپنے قول و عمل میں یکسانیت پیدا کر کے طلبہ پر واضح کر سکتا ہے کہ اسلام دین عمل ہے۔ وہ اس بات کو قطعاً" پسند نہیں کرتا جو کچھ کہا جائے اس پر عمل نہ کیاجائے بلکہ اسلامی تعلیمات عمل کے لیے ہی ہیں۔ اس طرح معلم اسلامیات طلبہ کی کردار سازی کا فرض نہایت عمدگی سے انجام دے سکتا ہے۔ ایسا کر

کے وہ نہ صرف قوم کے روبرو سرخرو ہو سکتا ہے بلکہ عنداللہ بھی اجر کا مستحق ہو گا۔

1.1.3- تربیتی پس منظر

ہمارے لیے اپنے نظام تعلیم میں ایک انقلابی قدم اٹھانا بے حد ضروری ہے اور ایسی تبدیلی لازمی ہے جو ہر طرح کے نقائص سے پاک ہو اور ہماری امنگوں اور قومی ضروریات کے مطابق ہو جو ہمیں ایک مسلمان قوم، ایک آزاد ملت اور ترقی کی خواہش مند قوم کی حیثیت سے اس وقت لاحق ہے۔ یہ مقصد اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جبکہ ہمارے اساتذہ جدید تدریسی اصولوں سے واقف ہوں اور ان اصولوں سے بہتر طور پر کام لینا جانتے ہوں۔ تدریس اسلامیات کی تربیت کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کالحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(1) جدید طریقہ ہائے تدریس سے واقفیت رکھے

معلم اسلامیات کو چاہیے کہ وہ تدریس کے صرف روایتی طریقے پر اکتفا نہ کرے بلکہ جدید دور میں تحقیق کی بنیاد پر اخذ ہونے والے طریقہ ہائے تدریس سے بھی استفادہ کرے۔ اس سلسلے میں حکومت یا دوسرے اداروں کی جانب سے منعقد ہونے والے سیمینار، ورکشاپ اور کورسز میں شرکت کرے۔

(2) طریقہ تدریس اچھا ہو

اسلام میں جہاں دین کی تبلیغ کو فرض کیا گیا ہے وہاں اس کے طریقہ کار کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ دین کی تبلیغ سختی سے نہیں کرنی چاہیے بلکہ بڑی حکمت اور نرم خوئی سے کرنی چاہیے حتیٰ کہ حضرت موسیٰؑ کو بھی حکم ہوا کہ وہ نرمی سے فرعون کو تبلیغ کریں۔ آنحضرتؐ کو بھی اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا۔

"اور ان (کفار) کو اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھے انداز سے بلائیے اور ان سے احسن طریقہ سے بحث و مباحثہ کیجئے"۔

معلم اسلامیات کا کام معلم کے علاوہ مبلغ کا بھی ہے اس لیے اسے تبلیغ کے بنیادی اصولوں کو اپنی تعلیم و تدریس میں اپنانا چاہیے۔ اسے اس سلسلے میں دوسروں کو

برا بھلا کہنے یا لٹھ مارنے کی ہرگز ضرورت نہیں بلکہ نرم خوئی سے برائی کے نقصانات بتائے، لوگوں کو برائی سے باز رہنے کی تلقین کرے۔ وہ برائی سے نفرت کرے، برے لوگوں سے نہیں بلکہ برے لوگوں کو بھی تبلیغ اس انداز سے کرے کہ وہ خود برائی سے نفرت کر کے اسے چھوڑ دیں۔

(3) طلبہ کی نفسیات سے آگاہ ہو

مدرسے میں پڑھانے جانے والے دوسرے مضامین کے برعکس اسلامیات ایک ایسا مضمون ہے جو صرف امتحان پاس کرنے کے لیے ہی نہیں پڑھایا جاتا بلکہ اس سے طلبہ کے رویے اور کردار میں مثبت تبدیلی لائی جاتی ہے اور یہ تبدیلی اس وقت تک نہیں لائی جا سکتی جب تک استاد بچوں کی ذہنی سرگرمیوں (نفسیات) سے واقف نہ ہو۔ استاد کو اسلامیات پڑھاتے ہوئے دیکھنا چاہیے کہ طلبہ کہیں بوریت تو محسوس نہیں کر رہے۔

(4) تاریخ تعلیم سے واقفیت

معلم اسلامیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلیم کی تاریخ سے واقف ہو۔ مغربی ممالک نے فن تدریس میں کافی ترقی کر لی ہے۔ اس لیے مغربی مفکرین تعلیم کے افکار اور ان کے اثرات کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی مشہور مسلمان مفکرین اور ماہرین تعلیم کے تدریسی طریقوں اور تعلیم کے متعلق ان کے خیالات سے واقفیت ضروری ہے۔ اپنے اسلاف اور مغربی ماہرین تعلیم کے افکار و آرا اور طریقہ تدریس کا باہم موازنہ کیا جائے اور پھر ایک واضح طریقے کی نشان دہی کی جائے تاکہ ہمارے معلمین اسلامیات اپنے تدریسی عمل کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھ سکیں اور طلبہ میں سچا اسلامی جذبہ پیدا کر سکیں، علاوہ ازیں معلم اسلامیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ عہد نبویؐ کے تعلیمی نظام، خلفائے راشدین کے زمانہ کے تعلیمی نظام اور مختلف ممالک میں مسلمانوں کی تعلیمی تحریکوں اور ان کے اثرات و ثمرات سے واقف ہو۔

(5) اشارات سبق مرتب کرنے کے اصول سے واقفیت

کامیاب اور موثر تدریس اسی وقت ممکن ہے جب استاد پہلے سے تیار ہو کر آئے۔ اسے اس بات کا خیال ہو کہ وہ سبق کو کس طرح پڑھائے گا اور طلبہ کی معلومات میں کس طرح اضافہ کرے گا' اس کے لیے ضروری ہے کہ معلم اسلامیات اشارات سبق مرتب کرنے کے اصول سے واقف ہو اور ان سے کام لینے کی عملی شکل سے آگاہ ہو تاکہ اپنی تدریس کو موثر بنائیں۔

1.2- معلم اسلامیات کے فرائض

معلم سے مراد وہ اہل علم ہی ہیں جو نہ صرف علم حاصل کرتے ہیں بلکہ علم پھیلاتے بھی ہیں۔ آنحضرتؐ نے یہ فرما کر کہ مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے معلم کے منصب کی وضاحت فرما دی ہے۔ اس سے بڑھ کر معلم کی اہمیت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اسے پیغمبروں کے فرائض میں سے ایک فریضہ سونپا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی زیادہ محبوب ہے جو علم حاصل کرتا ہے اور اسے آگے پھیلاتا ہے۔ معلم کی حیثیت سورج کی طرح ہے جو خود بھی روشن ہے اور دنیا کو بھی منور کرتا ہے یا مشک جیسی ہے جو خود بھی خوشبو رکھتی ہے اور دوسروں کو بھی معطر کرتی ہے۔ معلم لوگوں کی تعلیم و تربیت اور رشد و ہدایت کی ذمہ داری سنبھالتا ہے۔ قوموں کو بنانے اور بگاڑنے میں جتنا حصہ معلم کا ہوتا ہے وہ کسی کا نہیں۔ دوسرے لفظوں میں اس کی حیثیت قوم کے جسم میں ریڑھ کی ہڈی جیسی ہے اس کا یہ منصب اس پر کچھ فرائض اور ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ معلم کا فرض ہے کہ وہ ان سے پوری طرح عہدہ برآ ہو۔ ان فرائض میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں۔

(1) ذاتی کردار

معلم طلبہ کے لیے نمونے کی حیثیت رکھتا ہے۔ طلبہ کے لیے استاد کی شخصیت مثالی انسان کی ہوتی ہے۔ وہ اس کی ہر بات کی تقلید کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا استاد غلط کام نہیں کر سکتا۔ طلبہ اپنے گھر میں باپ سے متاثر ہوتے ہیں اور مدرسے میں استاد سے' اس لیے استاد کا فرض ہے کہ اخلاق کا

بہترین نمونہ ہو۔ اس کے کردار میں خامی نہ ہو' اخلاقی برائیوں سے بچے اور اوصاف حمیدہ رکھتا ہو۔ اسی صورت میں وہ طلبہ میں اعلیٰ صفات پیدا کر سکتا ہے۔

(2) اصول کی پابندی

ایک معلم کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اصولوں کا پابند ہو اور کسی حالت میں بھی اصولوں سے انحراف نہ کرے' کسی لالچ' دباؤ وغیرہ سے متاثر نہ ہو۔ اس لیے طلبہ اور معاشرے کی نظر میں استاد کی عزت و وقار میں اضافہ ہو گا اور لوگ اس سے بے اصولی یا بد دیانتی میں امید نہیں رکھیں گے جبکہ کسی وجہ سے اپنے اصولوں سے ہٹ جانے والا استاد کسی کی نگاہ میں بھی قابل عزت نہیں ہوتا۔

(3) مضمون میں مہارت

معلم اسلامیات کو اپنے مضمون میں مہارت حاصل ہونی چاہیے۔ طلبہ کو جو کچھ پڑھاتا ہے اس پر اسے مکمل عبور ہو ورنہ وہ طلبہ پر اچھا تاثر نہیں چھوڑے گا۔ طلبہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا استاد علم کے ایک بلند درجے پر فائز ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ دنیا جہاں کا علم ان کے استاد کے پاس ہے۔ جن اساتذہ کا علم صرف درسی کتاب تک محدود ہوتا ہے وہ اپنے طلبہ کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ لہٰذا استاد کا فرض ہے کہ وہ اپنے مضامین میں مہارت حاصل کرنے کے لیے مزید مطالعے کو اپنی عادت بنائے۔

(4) تعلیم کا اچھا انداز

قرآن مجید میں ارشاد ہے "لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف حکمت اور اچھے وعظ سے بلاؤ"۔ معلم کا فرض ہے کہ طلبہ کو حکیمانہ انداز میں پڑھائے اور ان کی ذہنیت' استعداد اور حالات کو سمجھ کر اور موقع و محل دیکھ کر بات کی جائے۔

(5) شفقت

استاد کا فرض ہے کہ وہ طالب علم سے شفقت' پیار اور محبت کا سلوک کرے۔ طالب علم سے الزام تراشی اور کج بحثی انداز میں بالکل گفتگو نہ کی جائے۔ شیریں کلامی' معقول اور دل لگتا انداز ہو۔ شفقت اور محبت سے بھرپور طریقے سے تعلیم دینا

استاد کا فرض ہے تاکہ طلبہ کے اندر تعلیم اور استاد کے خلاف نفرت یا ناپسندیدگی کے جذبات پیدا نہ ہوں۔

(6) علم کے معاملے میں بخل سے کام نہ لینا

استاد کا فرض ہے کہ وہ جتنا بھی علم حاصل کرتا ہے وہ سب خلوص نیک کے ساتھ شاگردوں کو منتقل کر دے۔ قرآن مجید میں دوسروں تک علم پہنچانے کو فرض قرار دیا ہے۔ حضورؐ نے علم کے معاملے میں بخل اور کنجوسی کو ناپسند فرمایا ہے اس لیے استاد کو یہ کوشش کرنا چاہیے کہ طلبہ کو جتنی معلومات کی ضرورت ہے وہ ان تک پہنچانے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔

(7) طلبہ کی اخلاقی تربیت

استاد کا فرض ہے کہ نصاب تعلیم کے ساتھ اپنے شاگردوں کی اخلاقی تربیت پر بھی پوری توجہ دے۔ انھیں بری باتوں سے بچنے کی تلقین کرے اور اچھی باتیں کرنے کا کہے۔ آنحضرتؐ کی بعثت کا مقصد قرآن نے بیان ہے کہ آپ تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے صحابہؓ کی اخلاقی تربیت اور تزکیہ نفس بھی کرتے ہیں اور دانائی کی باتیں سکھاتے ہیں۔ تزکیہ نفس کے بغیر تعلیم نقصان کا باعث بھی ہو سکتی ہے۔

(8) مساوی سلوک کرنا

استاد کی نظر میں تمام طلبہ کی حیثیت برابر ہونا چاہیے۔ کسی کو کسی پر ترجیح نہ دے۔ امیر و غریب، کالے و گورے یا کسی نسلی امتیاز کی تفریق سے بالا تر ہو کر کام کرے اور تمام کو یکساں مراعات کا مستحق سمجھے۔ اس کا فرض ہے کہ طلبہ کے عام معاملات میں غیر جانب دار رہے۔ حق پر قائم رہے اور مظلوم کا ساتھ دے۔ کسی بیرونی اثر یا دباؤ کے تحت کوئی کام نہ کرے۔

(9) بچوں کی نفسیات سے واقف ہونا

استاد کو بچوں کی نفسیات سے باخبر ہونا چاہیے تاکہ وہ تدریس کا کام کامیابی سے

کر سکے جو اساتذہ بچوں کی نفسیات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے اور بچوں کا وقت ضائع کرتے ہیں۔

(10) نظم و ضبط کا پابند ہونا

استاد کو نظم و ضبط کا بہت زیادہ پابند ہونا چاہیے۔ وقت کی پابندی، سکول کے ضوابط کی پابندی اور محکمانہ قوانین کی پابندی کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ طلبہ بھی اس سے نظم و ضبط کی پابندی کا سبق سیکھیں۔ ایک استاد خود اگر کلاس میں دیر سے جائے گا تو طلبہ بھی دیر سے آئیں گے۔

(11) صدر معلم اور باقی اساتذہ سے اچھے تعلقات

ایک استاد کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے مدرسہ بلکہ اپنے محکمہ کے دیگر اساتذہ سے اچھے تعلقات رکھے اور صدر معلم سے بھی اس کے تعلقات اچھے ہوں، اگر اس کے تعلقات باقی رفقا کے ساتھ ہی اچھے نہیں ہوں گے تو وہ خود پریشان ہو گا اور پریشان خیالی میں طلبہ کو صحیح تربیت نہ دے سکے گا۔

(12) عام رفاہی کاموں میں حصہ

استاد کا یہ فرض ہے کہ وہ معاشرے میں عام رفاہی کاموں میں بھرپور حصہ لے اور معاشرے کی اصلاح کے لیے لوگوں کو بتلائے اور ان کا تعاون حاصل کرے تاکہ معاشرے کی اصلاح ہو اور ساتھ ہی لوگوں کو پتہ چلے کہ استاد کا کیا مقام ہے۔

(13) مخلص ہونا

استاد کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے پیشے کے ساتھ نہایت مخلص ہو۔ اس کے اندر طلبہ کے لیے خلوص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو اور اس کی خواہش ہو کہ طلبہ کی ہر طرح سے اصلاح ہو سکے۔ صرف خلوص اور بہتری کے لیے وہ طلبہ پر تنقید کرے اور ان کی باز پرس کرے۔

(14) سادگی

استاد کی زندگی سے سادگی نمایاں ہونی چاہیے۔ نت نئے فیشن، تصنع، بناوٹ اور تکلف سے استاد کو بہت دور رہنا چاہیے۔ اس لیے کہ زندگی میں جو انداز استاد کا ہو گا وہی شاگرد کا بھی ہو گا۔ اس لیے استاد کے لیے ضروری ہے کہ اس کی زندگی سادہ اور پاکیزہ ہو۔

(15) تحمل اور بردباری

استاد کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ طالب علموں کے ساتھ تحمل و بردباری کا رویہ اختیار کرے۔ ان سے سخت کلامی، سخت گیری سے پرہیز کرے۔ معاشرے میں اگر کوئی آدمی زیادتی بھی کرے تو اسے تحمل و بردباری سے برداشت کیا جائے۔

(16) اس میں فضول عادات نہ ہوں

استاد کے فرائض میں یہ بھی ہے کہ اس کے اندر فضول عادات نہ ہوں۔ وہ سگریٹ نوشی نہ کرتا ہو، تاش نہ کھیلتا ہو اور دوست و احباب میں بیٹھ کر فضول وقت ضائع نہ کرتا ہو۔ ایک استاد جو خود سگریٹ نوشی کرتا ہے یا تاش کھیلتا ہے وہ اپنے شاگردوں کو ان باتوں سے کس طرح روک سکتا ہے۔

1.3- متعلم اسلامیات کا کردار سکول میں

سکول وہ جگہ ہے جہاں متعلم علم حاصل کرتا ہے۔ یہ جگہ مسجد کی طرح مقدس ہے۔ ہر طالب علم کا فرض ہے کہ مدرسے کے تقدس کا خیال رکھے اور پوری توجہ سے حصول علم میں کوشاں رہے، اس سلسلے میں اسے چار چیزوں سے واسطہ پڑتا ہے۔

(1) تحصیل علم.....جو طالب علم کا مقصد ہے۔
(2) کتاب.....جس کے ذریعے وہ علم حاصل کرتا ہے۔
(3) معلم.....جس سے وہ علم حاصل کرتا ہے۔
(4) سکول اور اس کا نظم و ضبط۔

آخر الذکر وہ جگہ ہے جہاں علم حاصل کرنے کے لیے طلبہ جاتے ہیں۔ اسے چلانے کے لیے کچھ اصول و قواعد بنائے جاتے ہیں۔ ان کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ طلبہ میں اچھی عادات، پابندی وقت، خود اعتمادی، مستقل مزاجی، ذہانت، جسمانی طاقت اور مسلسل محنت کرنے کی عادت جیسی خصوصیات پیدا کی جائیں۔ چونکہ سکول میں نظم و ضبط کا مقصد طلبہ میں انھی عادات و خصوصیات کو پیدا کرنا ہوتا ہے اس لیے طلبہ کا فرض ہوتا ہے کہ وہ سکول کے نظم و ضبط کو برقرار رکھیں۔ اس سلسلے میں انھیں خاص طور پر مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

(1) اپنے اساتذہ کا ادب و احترام کریں اور ان کا حکم مانیں۔ جن باتوں کا طلبہ کو حکم دیا جائے ان پر عمل کریں اور جن سے منع کیا جائے ان سے رک جائیں۔
(2) سکول کے قواعد و ضوابط کو خوش دلی سے تسلیم کریں۔ اگر کوئی طالب علم کسی اصول کی خلاف ورزی کرے تو اسے منع کرے۔
(3) سکول سے ایسی محبت کریں جیسی اپنے گھر سے کرتے ہیں اور اس کی مختلف اشیا کی اس طرح دیکھ بھال اور حفاظت کریں جس طرح اپنی چیزوں کی کرتے ہیں۔
(4) سکول کو خوبصورت بنانے کی کوشش کریں۔ اس کے باغیچے، دیواروں اور فرش وغیرہ کو خراب اور گندہ نہ کرے۔
(5) سکول کے تمام مشاغل میں بھرپور حصہ لیں۔ بزم ادب کے جلسوں، ہلال احمر کی تربیت گاہوں، کھیلوں اور دیگر سرگرمیوں میں پوری طرح شریک ہوں۔
(6) ہر بات میں پابندی وقت کا خاص خیال رکھیں۔
(7) تعلیم کے دوران دل لگا کر علم حاصل کریں۔ کھیل کے وقت کھیل اور پڑھائی کے وقت پڑھائی کے اصول کو اپنائیں۔
(8) سکول سے باہر کوئی ایسی حرکت نہ کریں، جس سے سکول کی بدنامی ہو۔
(9) متعلم اسلامیات کو چاہیے کہ وہ مفید اور کارآمد علوم حاصل کرنے کی کوشش کرے تاکہ وہ اس کے ذریعے خلق خدا کو نفع پہنچا سکے۔
(10) متعلم کو چاہیے کہ جہاں سے اور جس سے علم ملے اسے حاصل کرے۔